

۴۔ شرح : خواجہ عالی فرماتے ہیں :

دوسرے مصرع میں بہ طور طنز کے کہتا ہے کہ جو کچھ وہ جواب میں لکھیں گے۔ مجھے معلوم ہے، یعنی وہ کچھ نہیں لکھنے کے، اس لیے قاصد کے واپس آنے سے پہلے ایک اور خط لکھ رکھوں۔

شعر کا مطلب صاف ہے، یعنی میں جانتا ہوں کہ وہ جواب میں کچھ نہیں لکھیں گے۔ پھر قاصد کے واپس آتے آتے کیوں نہ ایک اور خط لکھ رکھوں؟

بعض اصحاب نے اس شعر کا تاخذ مرزا ابیدل کا مندرجہ ذیل شعر قرار دیا ہے:

آنجا جواب نامہ عاشق تغافل است

بہودہ انتظار خبر می کشیم ما

یعنی محبوب کے ہاں عاشق کے خط کا جواب تغافل کے سوا کچھ نہیں۔ ظاہر ہے کہ ہم خواہ مخواہ خبر کا انتظار کر رہے ہیں۔

مرزا ابیدل کا شعر اچھا ہو یا بُرا، لیکن اسے غالب کے شعر سے کوئی تعلق نہیں۔ بیدل نے صرف یہ کہا کہ محبوب کا پیشہ ہی تغافل ہے، وہ عاشق کے خط کا جواب کچھ نہ دے گا اور تغافل برتے گا۔ لہذا ہماری طرف سے کسی خبر کا انتظار فصول ہے۔ غالب کے ہاں مضمون ملتا جلتا ضرور ہے، لیکن انھوں نے خود لکھنا ضروری سمجھا۔ اگرچہ ساتھ ہی انھیں علم ہے کہ محبوب کچھ جواب نہ دے گا۔ خواہ اس کی وجہ یہ ہو جو غالب نے خود ایک جگہ بیان کی۔

یہ جانتا ہوں کہ تُو اور پارسِ مکتوب

مگر ستمزدہ ہوں ذوقِ خامہ فرسا کا

خواہ یہ ہو کہ :

خط لکھیں گے۔ گرچہ مطلب کچھ نہ ہو

ہم تو عاشق ہیں تمہارے نام کے

مولانا طاطائی فرماتے ہیں کہ یہ شعر بہت بلیغ ہے۔ معاماتِ عشق میں اس